بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

توبہ واستغفار کی حقیقت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/ اگست 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفور، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی استغفار اور توبہ قبول کرنے والا ہے بشرطیکہ وہ سچی توبہ ہو، صرف منہ سے الفاظ ہی نہ ادا ہو رہے ہوں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہ اس کا ذکر ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے والوں کو مال و اولاد سے نوازتا ہے اور یہ عذابِ الٰہی سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔

استغفار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے والا بنتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے استغفار کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے، لیکن شرط یہی ہے کہ حقیقی استغفار اور سچی توبہ ہو۔

ایک حدیث میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور بدی کے نتائج سے اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کی علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔ پس حقیقی توبہ کرنے والا جہاں گناہوں سے پاک ہوتا ہے وہاں اُسے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملتی ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچی توبہ کی شرائط کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ پہلی شرط یہ ہے کہ خیالات فاسدہ اور تصوارت بد کو چھوڑ دے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حقیقی ندامت اور پشیمانی ظاہر کرے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پکا ارادہ کرے کہ ان برائیوں کے قریب نہیں جائے گا۔ اور یہیں رک نہیں جانا کہ برائیوں کے قریب نہ جانے کا عہد کر لیا اور

بس کافی ہو گیا بلکہ اخلاق حسنہ اور پاکیزہ افعال اس کی جگہ لے لیں۔ پس یہ ہے حقیقی توبہ اور حقیقی پشیمانی۔ جب یہ حالت حاصل ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار اور توبہ کی طرف ہمیں بار بار توجہ دلاتے ہیں۔ آپؑ کو اتنی فکر تھی کہ کوئی موقع ایسا نہیں آیا کہ جب آپؑ نے جماعت کو اس طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ پس ہمارے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکام اور ارشادات کی روشنی میں بیان کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا کہ حق بیعت ادا کرنے والے بھی بنیں۔

اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ و استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو ہمارا اپنی اصلاح کا عہد کرنا ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اُس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام ادا کرنے سے قاصر رہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اُس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزوری اور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت وہ توبہ و استغفار کرے تو خدا کی رحمت اُس کو ہلاک ہونے سے بچالے۔ اس لیے یہ یقینی اَمر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر صدہا احکام کا بوجھ ہر گز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشُبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔

پس یہ شرط ہے ایسی توبہ ہونی چاہیے۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ وہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچالیتا ہے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا، سو یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جب استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو ہکا بکا رہ جائیں گے۔ انسان کو چاہیے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سَرزد ہو چکے ہیں اُن کی سزا نہ بھگتنی پڑے وہ معاف ہو جائیں اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے یہی حقیقی استغفار ہے۔ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو چاہیے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا، اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بد خلقی اور بد سلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہیے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اور یہی حقیقی استغفار کا نتیجہ ہونا چاہیے۔

بعض نادان پادریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے استغفار کرنے سے نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ استغفار تو ایک اعلیٰ صفت ہے۔ انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے۔ انبیاء اس فطری کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی! تُو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔

کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا ہے کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں۔ پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں۔ پس اظہارِ عبودیت کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اَور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔

عیسائیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ عیسیٰؑ استغفار نہیں کرتے تھے۔ انجیل سے صریح اور صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جا بجا اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا اور استغفار بھی کیا۔ فرمایا: اچھا بھلا بتاؤ کہ ایلی ایلی لما سبقتانی سے کیا مطلب ہے؟ ابی ابی کر کے کیوں نہ پکارا؟ عبرانی میں ایل خدا کو کہتے ہیں۔ اسکے یہی معنی ہیں کہ رحم کر اور فضل کر اور مجھے ایسی بے سروسامانی میں نہ چھوڑ یعنی میری حفاظت کر۔

حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اُس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے۔ یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے۔ قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کے دو نام پیش کئے ہیں۔ **الحیّ** اور **القیّوم**۔ **الحیّ** کے معنی ہیں خدا زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا ہے اور **القیّوم** خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث ہے۔ ہر ایک چیز کا ظاہری، باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورہ

فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے اور القیوم چاہتا ہے کہ اُس سے سہارا طلب کیا جائے اس کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی حقیقی استغفار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق و شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ عبادت کا ذوق شوق بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی استغفار کی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے اُن کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کرکے پڑھ لینا جائز ہے ۔ بہت مجبوری ہے تو پڑھ لو جمع کرکے ۔ لیکن اصل میں یہی ہے کہ اپنے وقت پر ادا کی جائیں نمازیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجالاؤ۔

پس استغفار اور توبہ کا تبھی فائدہ ہے جب بنیادی احکامات کو بھی سامنے رکھ کر صحیح پیروی کی جائے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی صحیح ادائیگی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ پھر فرمایا: اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا وارث بنائے اور ہم توبہ و استغفار کے حقیقی مفہوم کو سمجھتے ہوئے استغفار کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے استغفار اور توبہ کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے 4 مرحومین اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔